صوم رمضان کی فضیلت و اہمیت

تحریر: مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ

روزہ بے نظیر عبادت ہے: روزہ اسلامی عبادات میں سے سب سے عجیب وغریب اور بے نظیر عبادت ہے، روزہ سے جو شرف وسعادت، روحانیت، اخلاص اور للّٰہیت انسان میں پیدا ہوتی ہے وہ روزہ کی روحانی تاثیر اور اس کی بے مثال باطنی قوت ہے، روزہ سے نفس کی طہارت اور تعلق باللہ کا حقیقی کمال حاصل ہوتا ہے، روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، اس کے ذریعہ اسلام کی اصل روح اطاعت اور تسلیم ورضاء کا ایسا عظیم جذبہ پیدا ہوتا ہے جو روزہ کے علاوہ دوسری عبادات سے مشکل ہی سے پیدا ہوسکتا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے مجھے نفع ہو اور اس کے ذریعہ میں ضرور جنت میں جاسکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو، روزہ جیسی کوئی عبادت نہیں۔ [سنن نسائی، صحیح ابن خزیمہ]

روزہ کا اصل مقصود تقویٰ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرسکو'' [البقرۃ:۱۸۳] روزہ کے ذریعہ تقویٰ کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب روزہ دار حسب ذیل باتوں پر عمل کرے۔

۱۔ سحری سے افطار تک بھوکا اور پیاسا رہے، اس بھوک وپیاس میں ایمان اور رضاء الٰہی کا جذبہ شامل ہو۔

۲۔ تمام اعضاء وجوارح کو بھی روزہ دار بنائے رکھے یعنی زبان، آنکھ، شرمگاہ، ہاتھ اور پیر کو بھی ہر قسم کے جرم اور گناہ سے محفوظ رکھے اور دل کے ساتھ یہ سارے اعضاء بھی اپنا اپنا روزہ رکھیں اور سب پر روزہ کی کیفیت طاری ہو۔

۳۔ دن کے روزہ کے ساتھ رات کی تراویح، نیز قرآن مجید کی بکثرت تلاوت، ذکر الٰہی، تسبیح واستغفار میں مشغول رہے، پچھلی خطاؤں کو یاد کرکے ان سے بار بار توبہ کرتا رہے، دعاومناجات میں استغفار کرے، اللہ کی طرف توجہ اور گریہ وزاری کرے۔

۴۔ بدنی و مالی نوافل ادا کرے یعنی سنن و نوافل کا اہتمام کرے، نماز با جماعت کی سختی سے پابندی کرے، زکوٰۃ وصدقات دے، فقراء و مساکین کی کثرت سے مدد کرے، روزہ افطار کرائے، ہر قسم کی مالی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ ان چار اعمال کے ذریعہ روزہ دار دل، اعضاء جسم اور مال کی ایک ساتھ عبادت کر کے روزہ کے اصل مقصد ''تقویٰ'' کو حاصل کر سکتا ہے۔

ماہ رمضان...... ماہِ قرآن: روزہ کا قرآن سے خاص ربط ہے، قرآن رمضان ہی میں نازل کیا گیا اور شب قدر، نزول قرآن کی یادگار ہے، نماز تراویح کا اہتمام اور اس میں تلاوت قرآن کا معمول ماہ رمضان کی خاص عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿شهر رمضان الذی أنزل فيه القرآن﴾[البقرة:۱۸۵] ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔'' نیز فرمایا: ﴿انا أنزلنه فی ليلة القدر﴾[القدر: ۱] ''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔''

ماہ رمضان میں خاص طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے، تراویح میں قرآن کی تلاوت سننے کے علاوہ دیگر اوقات میں قرآن بکثرت پڑھنا چاہیے اس کا بڑا ثواب ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''قیامت کے دن روزہ اور قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: میرے رب! میں نے روزہ دار کو کھانے اور شہوت رانی سے روک رکھا تھا، اب اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میرے رب رات کو سونے سے میں نے اس کو روک رکھا تھا، اے اللہ! اِس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش روزہ دار کے حق میں قبول کی جائے گی۔ [مسند احمد]

روزہ مضبوط قلعہ: روزہ برائی سے بچنے کیلئے ڈھال اور جہنم سے پناہ کیلئے مضبوط قلعہ ہے، روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعہ روزہ دار خود کو شیطانی حملہ سے بالکل محفوظ کر لیتا ہے، جیسے آدمی ڈھال کے ذریعہ اپنے جسم کو ہر حملہ سے بچاتا ہے اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

روزہ صبر کی عملی صورت ہے: صبر کا معنی ہے سختی اور آسانی دونوں حالت میں نفس کو حق پر قائم رکھنا، اس کی لغوی اور معنوی شکل جو بھی ہو لیکن صبر کی ظاہری شکل روزہ ہے۔ صبر کے بغیر روزہ کا تصور ہی ممکن نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے (الصيام نصف الصبر)[ابن ماجه] ''روزہ نصف صبر ہے۔'' صبر افضل

عبادت ہے اور روزہ کا ثواب اللہ نے اپنے ذمہ رکھا ہے، ارشاد ہے: (الصوم لی و أنا أجزی به) ''روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا۔'' اللہ روزہ کا ثواب بے حساب دیں گے اور صبر کے بارے میں فرمایا ﴿انما یوفّی الصابرون أجرهم بغیر حساب﴾ ''صبر کرنے والے اپنا ثواب بے حساب پائیں گے۔'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبر اور روزہ دونوں ہی ایک دوسرے سے مربوط ہیں، دونوں کا اجر بے حساب ہے، اس لیے ہر روزہ دار کا فرض ہے کہ وہ روزہ کے ذریعہ صبر کی تربیت حاصل کرے۔

روزہ میں صبر کی عملی صورتیں: روزہ رکھ کر آدمی اپنے پیٹ کے ساتھ اپنی زبان، آنکھ، ہاتھ اور دل کے ارادہ کا بھی روزہ رکھے جس کی صورت آنحضرت ﷺ نے یہ بتائی ہے کہ ''روزہ دار کھانا پینا اور خواہشات نفس سب چھوڑ دیتا ہے اور صبر کی روحانی چادر اوڑھ لیتا ہے اور روزہ کے ذریعہ وہ مادی دنیا سے نکل کر خالص صبر اور روحانیت کے عالم میں رہنے لگتا ہے۔ جہاں وہ فرشتوں جیسی پاکیزہ اور معاصی سے پاک زندگی پاتا ہے، اس لیے روزہ دار نوجوان کو فرشتوں پر ترجیح دی گئی ہے، اللہ نے ایسے ہی روزہ داروں کیلئے بشارت دی ہے ﴿فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانو یعملون﴾ [السجدة:١٧] ''کوئی نہیں جانتا کہ اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے ان کے عمل کے بدلے آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی کتنی نعمتیں چھپا رکھی ہیں۔''

اس آیت میں جن خوش نصیب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا خاص عمل روزہ تھا۔

ایمان اور احتساب کا روزہ: روزہ عوام سے چھپی ہوئی عبادت ہے۔ روزہ کی سچائی اور اخلاص کو صرف روزہ دار ہی جان سکتا ہے کیونکہ یہ سراسر قلب و ایمان کا عمل ہے، نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح اس کا تعلق عوام اور ظاہری چیزوں سے نہیں بلکہ یہ سراسر ایک باطنی عمل ہے جس کا تعلق ایمان، قلب اور روح سے ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے (من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه) [صحیح بخاری و صحیح مسلم] ''جس نے روزہ رکھا ثواب اور ایمان کی نیت سے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کئے گئے۔'' اس لیے منہ اور پیٹ کے روزہ کے ساتھ روح کا روزہ بھی رکھنا چاہیے۔

روزہ اور دُعا: روزہ دار کی دُعا قبول کی جاتی ہے اس لیے کہ روزہ دار دن بھر روزہ رکھ کر، ذکر و تلاوت میں مشغول رہ کر اور رات کا قیام کر کے رحمت الٰہی کو قریب لاتا ہے اور انعام و اکرام اور نوازش و مغفرت کا ماحول

پیدا کرتا ہے اس کے بعد وہ اللہ کے نزدیک ایسا محبوب بن جاتا ہے کہ بس وہ جو کچھ طلب کرتا ہے پاتا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے ''تین آدمیوں کی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ افطار کے وقت روزہ دار کی، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا یہاں تک کہ وہ گھر واپس نہ آجائے۔'' [جامع ترمذی]

افسوس وہ بدنصیب: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہو سکی، اللہ اسے اپنی رحمت سے دُور کرے، آپ ﷺ اس بددعا پر آمین کہیے، میں نے کہا آمین۔ [حاکم] یہ اس رواجی اور عام مسلمان کی بدنصیبی کا ذکر ہے جو خود کو مسلمان سمجھتا ہے لیکن روزہ اور دیگر عبادات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ایسا شخص رمضان میں بھی جب رحمت و مغفرت کی بارش ہوتی ہے یہ اپنی غفلت سے بیدار نہیں ہوتا اور رمضان کی خیر و برکت سے محروم رہ جاتا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی ﷺ کی بددعا کا شکار ہوتا ہے، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والا شخص یقینی طور پر بخشا جاتا ہے۔

یہ بھوکے روزہ دار: جو لوگ روزہ رکھ کر اور تراویح پڑھ کر بھی گناہوں اور جرائم سے باز نہیں آتے اور توبہ و استغفار سے محروم رہتے ہیں وہ بڑے بدقسمت روزہ دار ہیں کہ روزہ اور قیام کے باوجود وہ ثواب سے محروم ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''کتنے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزہ سے بھوک و پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے تہجد سے ان کو شب بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔'' [مسند دارمی]

ایسے بے عمل روزہ داروں کا روزہ بیکار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''جس روزہ دار نے جھوٹ بولنا، جھوٹ پر عمل کرنا اور نادانی کا کام نہ چھوڑا تو اللہ کو کچھ ضرورت نہیں کہ ایسا شخص خواہ مخواہ روزے کے نام پر اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے۔'' [صحیح بخاری]

روزہ دار کا حق: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''جس نے روزہ رکھا اور اس کی پابندیوں اور قوانین کو اچھی طرح سمجھ لیا اور روزہ کے آداب و ضوابط کی پوری پابندی کی تو یہ روزہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ [صحیح ابن حبان و ابن خزیمہ]